

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَكْبَرِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ



ہمارا ہندوستان

اور
اُس کے فضائل



دربارِ مدینہ

اور
حُبِّ وطن

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد رضا مدنی صدیق جمعیت ہندوستان

مدیر ملت محمدیہ اعلیٰ عنایت ناظم جمعیتہ علماء ہند کے مضمین کا مجموعہ

لئے کا ہتہ۔ ناظم دفتر جمعیتہ علماء ہند گلشن قاسم جان۔ دہلی

MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN, U.P., (INDIA).

MAY 21 1978

منشی محمد رفیع
محمد رفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



ہمارا ہندوستان

اور

اُس کے فضائل



در بارہ

اور

حُب وطن

MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN U. P. (INDIA)

MAY 21 1976

شیخ الاسلام حضرت الامام حسین احمد رضا مدنی صاحب جمعیۃ علماء ہند

صاحب

مقام ملت محمدیہ علی غنی عنہ ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مضمین کا مجموعہ

لئے لکھا ہے۔ ناظم و فخر جمعیۃ علماء ہند گلی قاسم جان - دہلی

پہلی بار لکھی گئی

۱۹۶۵ء

نظم

ہندوستان ہمارا

قوم کے بیٹے پوتے تھے سب کے مسلمان

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

عسرت سے پہلے یاں پر آئے سدا کبیر

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

سے اولیاء کا معدن ہے اصفیا کا مدفن

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

توحید کی صدا میں یاں ہم نے ہی گنجانیں

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

قرنوں تک ہماری تلوار یاں پر چمکی

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہر چہرہ زمیں کی ہر خون سے ہم نے سینیچا

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

اور ان کے سبے جائزین سب کے سب دین اسلام ہی رکھتے تھے "شسع
 لیسک میں الدین ما وھی به یوحا اودہ" ان الدین عندنا لا اسلام
 وغیرہ آیات اور احادیث بکثرت میں مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔ اسلئے ضروری ہے
 کہ ہندوستان میں بھی قبل زمانہ فاتح المسلمین حضرت محمد علیہ السلام آیا آئے ہوں
 چنانچہ اولیاء اللہ سے ہندوستان میں مختلف مقامات پر امیاء علیہم السلام کی
 قبریں بطور کشف الہام اور روحی ملاقات سے معلوم کی ہیں۔ حضرت محمد و انب
 ثانی ہاورعزرا منظر بیان جانان رحمۃ اللہ علیہا اور حجر بزرگوں کی تصانیف میں
 اس کی تصریحات موجود ہیں۔ مگر میں طبع حساسیوں اور موجودوں سے تخریف
 وغیرہ کر کے مشرک اور کافر وغیرہ اکتفا کر لیا اسی طرح ہندوؤں سے بھی اکتفا کیا
 چنانچہ مرزا مظہر بیان جانان رحمۃ اللہ علیہ اس کی تخصیص اپنے بعض مکتوبات میں
 ہر سی طرح فرماتے ہیں۔

فلا صد یہ کہ قدیم زمانہ سے یہ ملک بھی مذہب اسلام کا گوارا رہا ہے۔ ابتدا
 صحیح اور یقیناً صحیح ہے کہ بحیثیت مذہب استہادی یہ ملک اسلام کا
 وطن ہے۔

بحیثیت سکونت جسامانی بھی | مسلمانوں کے سوا جو قومیں
 ہندوستان مسلمانوں ہی کا وطن ہے | ہندوستان میں سکونت پذیر یہ بھی
 آتی ہیں۔ وہ عمر کا اپنے قروں کو چلا
 ڈالتی ہیں اور ان کی راکھ کو ریاس بیاد جی ہیں۔ یا یا ہی اپنے قروں کو ترو
 کو کھڑ دیتے ہیں۔ بخلاف مسلمانوں کے کہ وہ اپنے قروں کو جس میں جن کھتے ہیں۔

اسیے مسلمانوں کی سکونت جہاں اس زمین میں زندگی میں ہی ملے اور ان کو
 رہی اور مرے کے بعد بھی ان کی سکونت یہاں ہی رہی۔ ان کی قبریں محفوظ
 رکھی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت میں ان ہی قبروں سے ان
 کے قریب اٹھیں گے۔ اور جو اجیرانہ قسم کے قبریں مٹی ہو گئے تھے انہیں جہاں
 سے ان کا جسم بھر بنایا جائے گا۔ لہذا مسلمانوں کی سکونت جہاں اس سرزمین
 میں قیامت تک کیلئے ہے۔ بخلاف دوسری جہاں ممالی یا برہمنوں کو کھانا پانی
 توہوں کے گناہ کی سکونت جہاں صرف دنیاوی زندگی تک کیلئے ہے اور
 اسی وجہ سے ان کے اصناف کا کوئی نام و نشان کسی جگہ پایا نہیں جاتا۔ اور
 مسلمانوں کے قبرستان مرنے سے تیس روز یا چھ ماہ وغیرہ وغیرہ ہر جگہ موجود ہیں
 اور مسلمان ان کی حفاظت اور عظمت ضروری سمجھتے ہیں۔

بحیثیت تعلقات روحانی | غیر مسلموں کا عقیدہ ہے کہ مرے
 کے بعد میں تاش (آؤ اؤن) کے زلیو سے جہاں اور سزا جہنم میں

اسیے وہ کسی دوسرے جہاں نکالے ہیں اور وہی جاتی ہیں۔ خواہ وہ انسانی جو
 اگر عمل اچھے تھے، خواہ وہ حیوانی یا نباتی یا حشرات الارض وغیرہ کا ہو۔ اگر
 عمل خراب تھے اجیرانہ اگر چہ یا کسی تو کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ ہندوستان
 ہی میں بھر بیٹا ہو۔ اور جہاں "عربی" اور "پارسی" اور "سریلیا" وغیرہ جہاں بھی رہتا ہے
 اس کو اس کے عمل کے مناسب جگہ سے۔ غرض کہ مرے کے ساتھ ہی اس
 کی روح کا تعلق جسم اور اس کے اجزا سے یہی باکلیہ منقطع ہو جاتا ہے۔ نیز

اُس کے گناہوں وغیرہ میں، تو مہجانی وغیرہ سب سے منقطع ہو جاتا ہے۔
 بخلاف مسلمانوں کے کہ وہ مشائخ کے قائل نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک روح کا
 تعلق جسم انسانی کے ساتھ صرف ایک وقت ہوتا ہے۔ موت کے بعد وہ روح
 میں محفوظ کر دی جاتی ہے اور اپنے اعمال کی سزا اور جزا کا کچھ حصہ وہاں ہی حاصل
 کرتی رہتی ہے۔ اُس کا بہت ضعیف تعلق اپنے بدن اور اس کے اجزاء اور
 اپنی قبر و زمین پر ہوتی ہے اور وہی اولاد وغیرہ سے رہتا ہے۔ یہ تعلق اگرچہ ایک درجہ میں نہیں
 جیسا کہ ہم کسی مذکورہ میں تفصیلات کے ساتھ باقی رہتا ہے اور اسکی تعلق کو
 قیامت میں یہ روح اس قبر پر پہنچے گی اور اُس کے اجزاء و اساتذہ کا جسم بنے گا
 اور وہ اس میں حلول کر کے پھر زندہ کی جہانی حاصل کرے گی جس طرح ہم اگر دنیا
 میں اپنے گھر اور اپنی میاں کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں تو ہمارا تعلق
 انہوں اور اپنے گھر وں اور بستوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ رہتا ہے۔ ایسا ہی
 یا اس سے زیادہ تعلق مرنے کے بعد روحوں کو بھی سب سے رہتا ہے اور یہی وجہ ہے
 کہ اسلام میں قبروں کی زیارت کرتے اور اصحابِ قبور کو سلام کہتے اور ان کو دعا
 اور دعا مانگوں وغیرہ کہنے کا حکم ہوتا ہے۔ نیز حکم ہے کہ لوگ اپنے اسلاف اور عام
 مومنین کی قبروں کی زیارت کرتے وقتے و نیکی بے ثباتی پر عبرت کے لیے یہاں
 اور گزشتہ ہونے والوں کے لئے دعا کریں۔ چیزیں مرگھٹوں میں کبھی نصیب
 نصیب ہو سکتی ہے۔ جہاں کی یا پھر ماخذہ، لکھو کو بھی دیدار کیا کرے گئے اور کھنڈوں
 کے نذر کرے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عربی پارہ ۴ تم
 صفحہ ۵۰ پر فرماتے ہیں۔

نیز در سوختن آتش تهریق اجزائے بدن نیست است که در سبب
 آن علاقه روح از بدن انقطاع می پذیرد و آثار این عالم با آن متعلق
 می رسد و کیفیت آن روح با این عالم گستره است می کند و در بدن گویان
 اجزائے بدن تمامه گنجائی باشند علاقه روح با بدن از راه نظر و عنایت
 بجان میماند و روح بزرگترین استاسین و مستفیدین مسبب است می شود
 که بسبب تعین مکان بدن گویا مکان روح هم متعین است و آثار این عالم
 از صدقات و فاقمه با و تلامذات قرآن مجید چون در آن بقعه که در آن بدن
 است واقع شود مسبب است نافع می شود پس سوختن گویا روح را با زمین
 کردن است و در آن گویا مسکنی است روح ساکنین در آنجا این است
 که از اولیا و رفیقین و در محضر صلواتی زمین انقطاع است و استقامت با این است
 و آثار را انکار و احوالت نیز تصور بخلاف مرده است سوخته که این نیز با
 اصحاب نسبت یا آنها در اهل در سبب آنها نیز واقع نیست با جمله طریق قبر و
 دفن نیست است غلیم در حق آفرین

حکایتی که در قبر روح اولی دنیا کے لئے رتبه و اور آلا کبیر السمرت لالا و
 اسپیکر کے صدوقی اور تاج بھائی لاسلی اور ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے آفس
 کی طرح ہے جس میں ایک درجہ تعلق بہر دو طرف سے رہتا ہے اور اس تعلق ہی
 کی وجہ سے افادہ اور استناد ہوتا رہتا ہے۔ اگرچہ وہ تعلق دنیاوی تعلق ہی بہت
 کہ وہ بھی ہے اور ممکن ہے کہ بعض وجوہ سے قوی بھی ہو۔ مثلاً یہ کہ سلاخوں کو کھینے
 کے بعد بھی اس ملک اور اس کی زمینوں کے ساتھ روحانی تعلق اس قدر قوی

اور باقی رہتا ہے کہ وہ سری قوموں اور مذاہب میں نہیں پایا جاتا۔ اور وہ قومیں
اپنی مذہبی حیثیت سے اس کی قابل کہا نہیں ہیں۔ لہذا یقیناً مسلمانوں کو کسی حق
ہے کہ وہ ہندوستان کو اپنا وطن اور سب سے زیادہ اپنا وطن سمجھیں۔

بحیثیت انتفاع اور احتیاج بجانب اجزاء وطن اسلامی تعلیم اور
عقائد و حیثیت
بھی ہندوستان مسلمانوں ہی کا وطن ہے۔ - سے ایک وقت

آنے والا ہے جبکہ تمام انسان پھر زندہ کئے جائیں گے اور ان کے اجسام کے
جزااں متفرق ہو کر مٹی وغیر میں مل گئے تھے جمع کئے جائیں گے اور جسموں کو
اسی روح کو اس میں داخل کیا جائیگا اور اس جسم کے ساتھ وہ محشر میں اور جنت
میں جائیں گے۔ اسلئے وہ وطن میں ہیں وہ پرورش پاتے تھے۔ جیسے کہ دنیاوی زندگی
نفع اٹھانے اور قہر میں کامیابیوں کا مرکز تھا۔ مرنے کے بعد بھی ایک درجہ تک
نفع اٹھانے اور احتیاج کا مرکز رہیگا اور اس کی اس مٹی سے جو کہ بعد از موت
قبرستان میں دوسری مٹی سے مل گئی تھی نفع اٹھائے گا۔ بخلاف دوسرے
باشندگان ہند کے کہ وہ ایسا عقائد نہیں رکھتے ان کے اعتقاد میں ان کی روحیں
دوسری مٹی سے بنتے ہوئے جسموں میں داخل ہو کر ان جسموں سے تعلق قائم کرتی
ہیں اور ان کی پرورش میں سرگرم ہو کر رہتے ہیں۔ اجزاء جسمانیہ سے باہر نکلنا نہ ہو جاتی کیا
کبھی ہندوستان میں جیسا کہ چین میں کبھی جاپان میں کبھی انگلینڈ میں کبھی فرانس میں
کبھی انسان بھی جیواں رہتا ہے۔

وقاداری مجوزا بلبلان چشم کہ ہر دم برنگے دیکھ سرایت

تعمیر و بنا پر سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس کے لیے سب سے پہلے
 مقررہ ہونے والی زمینوں پر کام کرنا چاہیے۔ اس کے لیے
 کوئی بھی زمین کو سنبھالنے سے پہلے اس کی حالت کا جائزہ لے کر
 سنبھالنا چاہیے۔ اس کے لیے زمین کے مالکوں سے بات چیت کرنی
 چاہیے۔ اس کے لیے زمین کے مالکوں کو سنبھالنے کی سہولت
 فراہم کرنی چاہیے۔ اس کے لیے زمین کے مالکوں کو سنبھالنے
 کے لیے سہولتیں فراہم کرنی چاہیے۔

یہ سب باتیں یاد رکھ کر زمین سنبھالنے کے لیے کام کرنا
 چاہیے۔ اس کے لیے زمین کے مالکوں کو سنبھالنے کی سہولت
 فراہم کرنی چاہیے۔ اس کے لیے زمین کے مالکوں کو سنبھالنے
 کے لیے سہولتیں فراہم کرنی چاہیے۔ اس کے لیے زمین کے
 مالکوں کو سنبھالنے کی سہولت فراہم کرنی چاہیے۔

خدا کا شکر ہے
 جس نے ہمیں یہ سہولتیں فراہم کیں

جیسے صحابہ پر م ... حضرت حسن و حضرت عطاء جیسے علی بن ابی طالب ...
 کا حاصل یہ ہے کہ حضرت آدم کو اپنے دستاویز کے مشابہ جزیرہ پر جس پر
 آیا اور حضرت آدم کو پوچھا میں حضرت آدم بعد امتان پوسے تو سے سر پہ
 سے حد و تہیہ سے ہے۔ حمت کے تاسے سے جاسے کے بعد یہ دلوں طرف
 فی الارض ایک عامہ تک ایک دوسرے سے عبادت سے دیکھو اور یہاں
 تہا تھکتے چہ تہا کے بعد تک حضرت کے قریب مقام و دلہ میں جسکو صحابہ
 سے میں صحیح جو ہے یہ تہا ہی مقام ہے جہاں دور تک میں غلام
 و اپنی پر رت بھرنا ہی صحابہ قیام کرتے ہیں۔

یہ خاص مشیغہ ہے کہ حضرت آدم و حوا کے ساتھ جس کی
 میں قریب ہوا۔ جمع کار جہ سے کھا ہوا۔

یہ بھی ایک روایت ہے کہ عورت کی کا مقام تھا جہاں پہناتے
 کو پہلے رحمت سے آئے تے جو سب سے سزا عارف ہوا و ان کا
 پر عرف سے ماحوز ہے۔ یہی ہے و انور سے ہی میں آتا ہے۔

حضرت عاتق کی روایت ہے کہ اس زمانہ میں جہاں کہہ کی سزا
 تہا تھا۔ حضرت آدم و حوا کے ہاں اس مقام پر ریت نثری تھا۔ فہا میں و
 حوا نے آسمان پر دستوں کو میت نحو کا خوف دینے ہوا۔ یہاں
 طرف سے جہاں کہہ کا خوف نہیں۔ یہ کہہ سیدنا حضرت آدم سے اس
 حکم کی سزا میں مقام پر یہیم سے طرہ کے جو سب مار ہی اور جہاں
 مانگی۔ تہا۔ جو یہاں کا داخل سے، ان سے میری حدت قبول

سائنات میں جو کچھ سید صاحب نے لکھا ہے وہ سب سائنس کے
دستور میں ہے۔

یہ تصدیق ہے کہ سائنس کے علاوہ سب کچھ سائنس کے
خارج ہے۔

یہ سچ ہے کہ یہ سب کچھ سائنس کے دائرے میں نہیں آتا
تو سب کچھ سائنس کے باہر ہے۔

یہ سچ ہے کہ سائنس کے دائرے میں نہیں آتا
تو سب کچھ سائنس کے باہر ہے۔

یہ سچ ہے کہ سائنس کے دائرے میں نہیں آتا
تو سب کچھ سائنس کے باہر ہے۔

یہ سچ ہے کہ سائنس کے دائرے میں نہیں آتا
تو سب کچھ سائنس کے باہر ہے۔

وجود پر ہوا

۱۶ حضرت بن عباسؓ کی روایت کے بموجب اس وقت تک کہ آپؐ کو لایا
 نہ گئی نہ اس وقت تک کہ میں نے آپؐ کو لایا نہ گئی نہ اس وقت تک کہ
 حضرت حقؑ میں مجھ سے نہ سلام نہ دعویٰ نہ جوہر نہ تائب نہ اس وقت تک کہ میں نے
 بیست و دو طلبہ سے پڑھا تھا۔ اس کو آپؐ کے لایا نہ گئی نہ اس وقت تک کہ
 پائیں نہ اس وقت تک کہ میں نے اس وقت تک کہ حضرت حقؑ میں
 کی روایت اور دیگر روایتوں کے ساتھ اس وقت تک کہ میں نے اس وقت تک کہ
 میں نے اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 مندوں کے ساتھ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 وہی وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ

۱۷ حضرت بن عباسؓ کی روایت کے بموجب اس وقت تک کہ آپؐ کو لایا
 نہ گئی نہ اس وقت تک کہ میں نے آپؐ کو لایا نہ گئی نہ اس وقت تک کہ
 حضرت حقؑ میں مجھ سے نہ سلام نہ دعویٰ نہ جوہر نہ تائب نہ اس وقت تک کہ میں نے
 بیست و دو طلبہ سے پڑھا تھا۔ اس کو آپؐ کے لایا نہ گئی نہ اس وقت تک کہ
 پائیں نہ اس وقت تک کہ میں نے اس وقت تک کہ حضرت حقؑ میں
 کی روایت اور دیگر روایتوں کے ساتھ اس وقت تک کہ میں نے اس وقت تک کہ
 میں نے اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 مندوں کے ساتھ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 وہی وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ

۱۸ حضرت بن عباسؓ کی روایت کے بموجب اس وقت تک کہ آپؐ کو لایا
 نہ گئی نہ اس وقت تک کہ میں نے آپؐ کو لایا نہ گئی نہ اس وقت تک کہ
 حضرت حقؑ میں مجھ سے نہ سلام نہ دعویٰ نہ جوہر نہ تائب نہ اس وقت تک کہ میں نے
 بیست و دو طلبہ سے پڑھا تھا۔ اس کو آپؐ کے لایا نہ گئی نہ اس وقت تک کہ
 پائیں نہ اس وقت تک کہ میں نے اس وقت تک کہ حضرت حقؑ میں
 کی روایت اور دیگر روایتوں کے ساتھ اس وقت تک کہ میں نے اس وقت تک کہ
 میں نے اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 مندوں کے ساتھ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 وہی وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ

اور صاف مستحکم۔

ان اللہا ہی المدینۃ
 طایبۃ وسلم مع الغوادینا
 من ہی المدینۃ طایب
 فلیستغفر اللہا ہی طایب
 ہی طایبہ من الغوادینا
 اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طایب رکھا ہے۔
 جو شخص مدینہ کو بیٹرب کہدے اس کو
 استغفار دکرنا چاہئے۔ یہ ظاہر ہے۔
 چاہے ہے۔

یہی ارض و باطنی طیر و بالی ہیں اب اس شفا یوہانی ہے
 غزوہ تبوک سے کوکہ ہمارے واپس ہو گیا ہے۔ مدینہ کے باقی ماہ
 اور یکے اس فاتح اور مبارک لشکر کے استغفار کیلئے جو حق آ رہا ہے
 پیار و پانہ جو ان دور سے ہیں۔ مگر جو آدنی گھوڑوں پر سوار ہیں۔ اگر وہ
 سے آسمان کے نیچے ایک دوسرا آسمان بنا دیا ہے۔ تو تین جوک کو چہرے
 کوہ غبار سے اٹھ جاتے ہیں۔ بعد انہوں نے تہوں پر کہا کہ گھٹ
 لیٹے شروع کر دیے ہیں۔ مگر سید علیہ السلام اپنے شہد
 کو چہرہ ڈالو سے بٹا دیتے ہیں۔ روئے مبارک کو غبار کے ساتھ کرتے
 ہیں اور فرماتے ہیں۔

والذی نفسی بیددان فی غبارہا شفاء من کل داء۔

(مع الغوادینا)

اس کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت قائم المومنین
 مولانا نور شاہ صاحب کشمیری قدس اللہ سرہ و العزیز کے اشعارات

ہر اس مضمون کو ختم کریں۔ کسی قدر مضمون میں تکرار ہو گا مگر شوق جبرک
 تازگی نظر میں اس تکرار کو مستحسن گردانے لے۔
 حضرت موصوف سے جمیہ احمد ہند کے اجلاس ایشا اور کے خطبہ
 صدارت میں فرمایا تھا۔

”مجھے یہاں پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ ہندوستان میں
 عرب ہندوؤں کا وطن ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کا بھی وطن ہے۔ ان کے
 بزرگوں کو ہندوستان آکے ہوئے اور رہتے ہوئے صدیاں گزر گئیں۔
 انھوں نے اس ملک پر صدیوں حکومت کی۔ آج بھی ہندوستان کے
 چھپے چھپے مسلمانوں کی شوکت و رفعت کے آثار موجود ہیں۔ ہونہار عالم
 سے ان کی علم و پیر پستی کی محبت وطن کی شہادت دیتے ہیں۔ موجود
 مسئلہ کا خمیر ہندوستان کی آب و گل سے ہے۔ ہندوستان میں ان
 کی مذہبی و تمدنی عقیم انسان یا انگریزوں ہیں۔ گروڑوں و سپے کی جائدادیں
 ہیں۔ عایشان تعمیروں اور وسیع قطعات زمین کے دارالملك ہیں۔ ان کو
 ہندوستان سے ایسی ہی جوت سے بھی کہ ایک پگ محبت وطن کو بہنی
 چاہئے اور کیوں نہ ہو جب کہ ان کے سامنے اپنے مسیور مونی اپنے
 محبوب آکا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبت وطن میں اسوۃ حسنہ موجود ہے۔ وہ
 یہ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے جوہر سے عبور پورا کر حکم خداوندی
 کے ماتحت اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کے بعد اپنی
 مکہ معظمہ کو خطاب کر کے فرمایا۔

قند کی قسم سے کہ قند کی تمام زمینیں سستے تو سب سے زیادہ
 پیارے شہر ہے اور اگر میری قوم تیرے اقد سے مجھے نہ نکالتی تو میں کسی جگہ
 نہ چھوڑتا۔ اس کے بعد حکم الہی سے آپ سے یہ خطیبہ میں سکونت فرمائی
 اور ہجرت کے بعد اناجرت سے متعلق ہونا محبوب و محسن نہ تھا۔ اس کو
 گویا مدینہ طیبہ آپ کا وطن ہو گیا۔ وہاں سے ہمیں ہمیشہ وطن رہنے کی ہمت
 اسکے لئے دعا فرمائی۔

اللهم حسب البنا	یا قند یا امدینہ کو ہا سستہ قند ہے ایسا
المدینۃ کحبنا	محبوب نہ ہوتے ہیں ہم کہ سے محبت کہتے
مسکة ادا شد اللهم	ہم اس سے بھی زیادہ محبت رہتے۔ یا
ببارک لک فی ساعتی	اللہ ہمارے صانع اور ہمارے ماور ہمارے
سدنا و فی سمرنا اغنی	مجموعوں میں برکت اظہار فرما۔ اور یہ برکت اس
ما جعلت بہمکة من	برکت سے وہ چند ہرگز تو سنے کہ میں غلط
البرکة	قربانی ہے۔

اللهم ان سراجک	اللہ توفیق تیرے بندے اور طلیح ہر دم
عبد لا و خلقتک	سے اہل کہ کچھ نہ سے برکت کی دعا کی تھی
لا عمل منک بالبرکة	میں تیرا بندہ اور رسول محمد ہوں اور اہل
دانت محمد عبدک	مدینہ کے لئے تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں
و رسولک اذ عوزک لاهل	کہ ان کے مدینہ اور صاع میں اس برکت
المدینۃ ان تبارک الہم	سے جو اہل کہ کو عطا فرمائی ہے وہ چند برکت

